

۱۸۲۰۷ / ۱۸۲۰۷  
وائیہ د ۱۳۴۲ / ۱۳۴۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

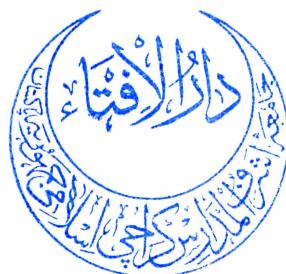
(694)

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

مجھے یہ معلوم کرنا تھا کہ ایک بالغ کے لیے ننانانی، دادا اور دادی کی سگی بہن محرم ہوتی ہیں۔ اور یہ جاننا چاہتا ہوں کہ جو آپس میں میاں بیوی ہوں پہلے سے، میاں کی والدہ اور بیوی کے والد کا انتقال ہو جائے تو اب بیوی کی والدہ اور میاں کے والد آپس میں نکاح کر سکتے ہیں؟

جزاکم اللہ۔۔۔

محمد فہیم







السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

- (1) مجھے یہ معلوم کرنا تھا کہ ایک بالغ کے لئے نانا، نانی، دادا اور دادی کی سگلی بہن محرم ہوتی ہے؟  
 (2) اور یہ جانتا چاہتا ہوں کہ جو آپس میں میاں بیوی ہوں پہلے سے میاں کی والدہ اور بیوی کے والد کا انتقال ہو جائے تو اب بیوی کی والدہ اور میاں کے والد آپس میں نکاح کر سکتے ہیں؟  
 بینوا تو جروا

المستفتی: محمد فہیم



### الجواب منه الصدق والصواب

(1) واضح رہے کہ جب مرد اور عورت کے درمیان اسابیں حرمت (حرمت قرابت، حرمت رضاعت، حرمت مصاہرات / سرالی رشتہ) میں سے کوئی بھی سبب پایا جائے تو ان اسابیں حرمت کی وجہ سے وہ عورت محترمات ابدیہ میں سے ہو جاتی ہے اور پھر مذکورہ مرد و عورت کا آپس میں نکاح کرنا پہمیش کے لئے ناجائز و حرام ہو جاتا ہے۔

چنانچہ نانا، نانی، دادا، دادی کی سگلی بہنیں بھی حرمت قرابت کے پائے جانے کی وجہ سے محترمات ابدیہ میں سے

ہیں۔

(2) واضح رہے کہ نکاح ہو جانے کے بعد میاں بیوی کے اصول (والدین وغیرہ) اور فروع (اولاد وغیرہ) ایک دوسرے پر حرام ہو جاتے ہیں البتہ انکے اصول و فروع کا آپس میں نکاح کرنا اصلًا جائز ہوتا ہے۔ لہذا صورت مسؤولہ میں اس آدمی کا اپنے بیٹے کی ساس (یعنی اپنی بہو کی والدہ) سے نکاح کرنا جائز ہے بشرطیکہ اسابیں حرمت میں سے کوئی سبب (مثلاً حرمت رضاعت وغیرہ) اس سے مانع نہ ہو۔

"للمسئلة الاولى"

وفي أحكام القرآن للجصاص ﷺ (123/1) مط: سهل

(حرمت عليكم امهاتكم) عموم في جميع ما يتناوله الاسم حقيقة ولا خلاف ان الجدات وان بعدن محترمات واكتفى بذكر الامهات لأن اسم الامهات يشملهن كما ان اسم الاباء يتناول الاجداد وان بعدوا.



وفى الفتوى الهندية(1/273) مط: رشيدية

(القسم الاول المحرمات النسب) وهن الامهات والبنات والاخوات والعمات والخالات وبنات الاخ وبنات الاخت فهن محرمات نكاحها ووطاء ودعاعيه على التأييد فالامهات ام الرجل وجداته من قبل ابيه وامه وان علون.

وفى الفتوى التatar خانيه(1/360) مط: رشيدية

حرمات النكاح على نوعين مؤبدة وغير مؤبدة فالمؤبدة تثبت بالنسب والرضاع والصهرية اما المحرمات بالنسب مانص الله تعالى فى قوله (حرمت عليكم امهاتكم) الام بالرشدة والزنية حرام وكذا الجدة القربي والبعدى من قبل الاب والام.

"للمسئلة الثانية"

وفى المبسوط للسر خسى عَلَيْهِ الْحَسَنَةُ (4/204) مط: دار الفكر

واذا واطع الرجل امرأته بملك يمين او نكاح او فجور يحرم عليه امهاتها وابنته او يحرم هى على آباءها وابنائهما.

وفى الفقه الاسلامى وادلته(9/6592) مط: رشيدية

ثبوت حرمت المصاورة وهى حرمة الزوجة على اصول الزوج وفروعه وحرمة اصول الزوجة وفروعها على الزوج لكن تثبت الحرمة فى بعض الحالات بنفس العقد الزواج وفي بعضها يشترط الدخول.

وفى الشامية(3/31) مط: سعيد

ولاتحرم بنت زوج الام ولا امه ولا ام زوجة الاب ولا بنتها ولا ام زوجة ابن ولا بنتها ولا زوجة الريب ولا زوجة الراب.

والله تعالى اعلم بالصواب

عبد الفتاح عفان اللہ عنہ

دارالافتاء جامعه اشرف المدارس کراچی

١٩ / رب الرجب / ١٤٤٢

٤ / مارچ / ٢٠٢١ء

الجواب صح

محمد

بنده محمد يونس لغاری عَنْهُ عَنْهُ

مفتي جامعة اشرف المدارس کراچی

١٩ / رب الرجب / ١٤٤٢

الجواب صحيح  
محمد اللہ عَنْهُ عَنْهُ

١٩ / رب الرجب / ١٤٤٢

الجواب صحيح  
بنده عبد الرحمن عَنْهُ عَنْهُ

١٩ / رب الرجب / ١٤٤٢

